لا الٰہ الا اللہ

منشورِ محمدی

محمد رسول اللہ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ — توریت بلا تورپہ انجیل بہ تجیل — گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان ؎ — جاری رہے تا بہ حشر دوران — شائع رہے با ہزار تزئین — آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۳۴ | مورخہ ۲۶ ذیحجہ روز پنجشنبہ ۱۲۹۱ ہجری مقدسہ | جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شائقان حق پسند کو بشارت تطالبان راہ ہدایت کو شاشت ہو کہ پرچہ ہذا زمرہ احباب کے جانب سے نمونے مین تین مرتبہ ۵-۵-۲۵ ما انگریزی کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہی مقصود اسکی اجرا سے حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بدپیشگی چار روپیہ دو آنہ مع محصول ڈاک مقرر ہی اور مابعد المضاعف نوابان عالی شان و رؤسا جگان گرامی سے بصیغہ پیشگی عوض روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاوے گی جملہ خط و کتابت وار سال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہئے - العبد محمد عبد المجیب سکرٹری زمرہ احباب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مستفق و مکرمی جناب محمد عبد المجیب صاحب سکرٹری زمرہ احباب

دام برکاتہ - بعد تحیات سلام مسنون واضح ہو کہ جب سے جناب حاجی قاسم سیٹھ صاحب منشور محمدی کے مشتریون مین داخل ہوے بعد شرف ورود پانی ہر صحیفہ توحید و رد تثلیث کے جناب ممدوح اور جناب قاضی سید بہاء الدین صاحب میر مجلس زمرہ ہدایت نے یہہ تجویز کی کہ اس مخزن مضمون ہدایت مشحون کے لئے کوی مجلس مقرر کرکے سبکو سنایا کیجئے تاکہ سننے والون کو حق و باطل کا فرق معلوم ہو بفضل الٰہی خاطر خواہ تجویز بن چکی چنانچہ قریب ایک سال کے ہوا کہ ہر پنجشنبہ کی شب آٹھ گھنٹون سے دو گھنٹے تک مجلس منعقد ہوتی ہی ہر پنجشنبہ کی شب دو سو اہل اسلام کے قریب جمع ہوتے ہین قصائد نعتیہ و وعظ و نصایح و منشور محمدی کے مضمون سنائے جاتے ہین مجلس مذکور موسوم بہ زمرہ ہدایت ہی جسکے اہتمام مین بچا اہل اسلام تگسین اور جناب

جس سے ایک دختر پیدا ہوئی عتیق کے مرنے پر دوسرا نکاح ابوہالہ
ہند بن زرارہ سے ہوا اس سے ایک بیٹا مسمی ہند ہوا تیسری دفعہ
جناب نبوت مآب کے نکاح مین آئین اور بارہ اوقیہ مہر بندہا -
بسبب نکاح آنحضرت کے سب نے حضرت کو چھوڑ دیا اور بوقت پیدائش
جناب خاتون جنت کے لئے کوئی عورت نہ آئی اور شریک امور ولادت
نہوئین لیکن حضرت خدیجۃ الکبری رہنے مرحق مین برادر یکی کچھ پروا
نکی بے شک وہ تابع حکم خدا تھین - عاشقان خدا کو دنیا کی کب پروا
ہوتی ہی - اور اہل دنیا سے وہ کب ڈرتے ہین - دنیا کی عزت
اونکی آنکھون مین ہرگز نہین سماتی - یہہ عورتون کا جہاد اکبر ہی دوسرے
بی بی آنحضرت کے زینب دختر جحش اسدی ہی جو نہایت جمیلہ وعفیفہ وشریف
قرشیہ ہین اور آنحضرت کے پھوپھی میمونہ بنت عبدالمطلب کے دختر نیک اختر ہین -
انکا پہلا نکاح زید بن حارثہ سے معرفت جناب رسول مقبول کے ہوا -
زید و زینب مین ناموافقت ہوئی تو زید نے زینب کو طلاق دی تو اللہ تعالے
کے حکم سے اس بی بی کا نکاح ثانی جناب سرور کائنات سے ہوا
چنانچہ یہہ قصہ قرآن شریف مین مذکور ہی (۳۳) زوجہ آنحضرت کی
ام سلمہ پھوپھی زادی ہین اول ابوسلمہ عبد بن الاسدی سے بیاہی تھیں
جو رسول خدا کے چچازاد بھائی تھے اور جنگ احد مین زخمی ہوئے بعد
سہ یا ہفت روز کے انتقال کیا - اگرچہ حضرت خدیجۃ الکبری کے وقت نکاح جناب
رسول خدا چالیس برس کے تھین اور آنحضرت جوان پچیس ستائیس
سال کے تھے مگر ام سلمہ اور بھی زیادہ سال خوردہ تھی جب حضرت نے پیغام
نکاح دیا تو حضرت ام سلمہ نے عذر پیری بیان کیا اور کہا کہ میرا ایک
فرزند یتیم ہی ارشاد ہوا کہ مین بھی سالخوردہ ہون اور تمہارا اولاد
میرے اولاد ہی پس یہہ نکاح ثانی ماہ شوال ۴ سنہ ہجری مین ہوا - اور

حضرت خدیجۃ الکبری کی دخترون کے کئے نکاح ہوئے ہین - اب
رہا سیوم نکاح مسمی اول میمونہ بنت زینب یعنی حضرت ذوالحرمہ کی حقیقی ہمشیرہ
کہ آنحضرت انکو بہت پیار کرتے تھے پہلے تو یہہ موافق وصیت زہرا جناب
امیر سے بیاہین انسے اولاد ہوئی صاحبزادہ انکا کربلا مین شہید ہوا
پھر دوسرا نکاح حسب وصیت جناب مرتضی علی مغیرہ بن نوفل بن الحارث
بن عبدالمطلب سے ہوا اور خود امام حسن نے صیغہ نکاح پڑہا - شیخ
صدوق و شیخ ابوجعفر نے لکھا ہی کہ بعد وفات جناب امیر و بعد عقد
ثانی خود حسنین اپنی ان سوتیلی والدہ شریفہ کے پاس آتے تھے اور تواضع
کرتے تھے - جناب ام کلثوم دختر فاطمہ کے بھی دو نکاح ہوئے اور بعض
روایت سے چار نکاح معلوم ہوتے ہین جناب سکینہ دختر امام حسین
کے دو نکاح ہوئے اور بعض جگہہ سے تین نکاح ظاہر ہوتے ہین - کہ
محمد بن ابی بکر کی والدہ یعنی اسما بنت عمیس کا نکاح پہلے جعفر بن
ابی طالب سے ہوا آخر مین حضرت امیر سے بیاہی گئی - حضرت
امام زین العابدین نے اپنی سوتیلی والدہ کا نکاح ایک اپنے غلام مومن
سے پڑہ دیا اس بی بی سے حضرت سجاد کو پالا تھا ہشام بن
عبدالملک بادشاہ نے طعن کیا - امام چہارم نے فرمایا کہ مین اس
مقدمہ مین جناب سرور کائنات کا پیرو ہون کیونکہ آنحضرت نے
اپنی چچیری بہن بضعہ کا نکاح مقداد سے جو غلام عتقی تھے کر دیا تھا
ایک شخص نے جناب امام رضا سے پوچھا کہ بعضے شیعہ یہہ گمان
کرتے ہین کہ آپ کے والد ماجد ابھی زندہ ہین کیا یہہ درست ہی آپ نے
فرمایا کہ وہ جھوٹے ہین خدا اون پر لعنت کرے اگر یہہ امر عالی قدر نہ
ہوتے تو متروکہ اونکا تقسیم نہوتا ازواج اونکی دوسرا
نکاح نکرتین - عیون اخبار رضا مین یہہ روایت ہی - معلوم

ہوا کہ سب مامون کے ازواج کے لیئے بھی خوسرا نکاح درست ہی اور
اونہون نے نکاح ثانی کیا اور تمام اہل اسلام مین بلکہ عیسائیون مین
کرتے ہین افسوس کہ ہند کے مسلمان ہندوؤنکی پیروی اس بات مین
بدل وجان کرتے ہین کیا اپنی عزت بی زادیون اور امام زادیون سے
بھی زیادہ جانتے ہین جو ایسا سمجھے اور اطوار بی وکرداران ائمہ اطہار
کو معیوب و باعث شرم سمجھے وہ خود دونوجہان مین بیعزت ہی۔
کربلا مین سر تو کیا دیتے دو دن کی شرم دنیا وی خدا ورسول کے
حکم مین گوارا نہین۔ فقط بندہ عبدالعلی طالب علم

خدا کو کسی نے کبھی نہین دیکھا

اوسی کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہی وہ یکتا۔ جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہین دوچار ہوتا
انجیل کے رسولی ثابت ہی کہ خدا کو کسی نے کبھی نہین دیکھا اور نہ اوسکو کوئی دیکھ سکتا ہے
چنانچہ متی ۵ باب ورس ۸ خدا کو کسی نے کبھی نہین دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کے گود مین ہی
اوسی نے بتلا دیا۔ جائی تعجب ہی کہ عیسائی لوگ جناب مسیح کو خدا کہتے ہین
جسکو بے شمار آدمیون نے دیکھا ہی اور سب انسانی خواہشین جیسے کھانا پینا سونا
جاگنا بول براز اضطراب لاچاری رکھتا تھا اور روح القدس جو تیسرا خدائی
جسے اقنوم ثلاثہ کہتے ہین اوسی بھی کبوتر اور شعلون کی شکل مین لوگون نے دیکھا
اور دیکھو کہ حضرت یعقوب توریت مین فرماتی ہین کہ مین نے خدا کو دیکھا جیسا کہ
پیدایش ۳۵ باب ۹ ورس۔ اور خدا یعقوب کو جب کہ وہ پدان ارام سے
آیا پھر دکھائی دیا اور اوسے برکت بخشے۔ اور پھر کتاب پیدایش ۴۶ باب
۳۰ ورس۔ اور یعقوب نے یوسف سے کہا کہ خدا تعالی نور کے بیچ کنعان کی
زمین مین مجھے دکھائی دیا اور مجھی برکت بخشی۔ اور دیکھو پیدایش ۱۷ باب
۱ ورس۔ جب ابراہیم ننانوی برس کا ہوا تب خداوند ابراہیم کو نظر آیا اور
اوس سے کہا کہ مین خدا قادر ہون تو میرے حضور مین چل اور کامل ہو۔

اور دیکھو پیدایش ۱۸ باب ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ وت و ۸ پھر خداوند
ممری کے بلوطہان مین سے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے
کے دروازے پر بیٹھا تھا اور اوسنے جو اپنے آنکھین اوٹھائین تو کیا دیکھا کہ
تین مرد اسکے پاس کھڑے ہین وہ اونہین دیکھکر خیمے کے دروازے سے
ملنے کو دوڑا اور زمین تک سجدہ کیا اور بولا کہ ای خداوند اگر تجھ پر
مہربانی ہی تو اپنے بندے کے پاس سے چلے نہ جائی کہ تھوڑا سا پانی لاؤن
اور اپنا پاؤن دھوکر اس درخت کے نیچے آرام کیجئے مین تھوڑی روٹی
لاتا ہون تازہ دم ہوکے جائیو کیونکہ اسلئے اپنے بندے کے یہان آئے ہو تب
اونہون نے کہا یونہین کر جیسا تو نے کہا اور ابرہام خیمہ مین سرہ کے پاس دوڑا
گیا اور کہا تین پیمانہ آٹا لیکے جلد گوندھ کے پیلکے پکا اور ابرہام گلے کیطرف
دوڑا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لاکر ایک جوان کو دیا اور اوسنے جلدی
اوسی تیار کیا پھر اوسنے گھی اور دودھ اور اس بچھڑے کو اوسنے پکوایا
تھا لیکے انکے سامنے رکھا اور آپ انکے پاس درخت کے نیچے کھڑا رہا اور
اونہون نے کھایا۔ ہمکو یقین ہی کہ ہمارے ناظرین اخبار آیات مذکورہ بالا
کو پڑھکر نہایت متعجب ہونگے اور غور فرماوینگے کہ یہہ عجب خداوند ہی کہ جو
ابرہیم کے یہان حاضری کھاگیا اور جناب مسیح مین مجسم ہوکر کھانا
کھاتا رہا اور علاوہ صورت انسانی کی پرندون اور آگ اور دیگر اشیا کی
صورتون مین بھی مجسم ہوتا رہا تو پھر اس صورتون مین یوحنا کا قول مذکورہ بالا کہ
خدا کو کسی نے کبھی نہین دیکھا باطل ہوگیا کیونکہ ہمنے آیات توریت سے ثابت
کر دیا کہ بہت لوگون نے خدا کو دیکھا ہی اب ذرا طرفہ ماجرا اور سنئے کہ
حضرت پولوس صاحب فرماتے ہین ۱ تمطاوس ۶ باب ۱۶ آیت جو اکیلا
بقا رکھتا اور ایسے نور مین رہتا ہی جس تک کوئی نہین پہنچ سکتا اور
اوسے کسی انسان نے نہین دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہی اوسی کی عزت

او بقدرت عبدی سبحانہ آمین — باقی آئندہ

عروج اسلام بنگلور اسٹیٹ

بحوالہ الڈین اسٹیٹسمین مرقومہ ۱۷ مئی مسٹر مینری نارمن جنکی لکچر مشہور عالم
مین فی الحال ہر یکہ مین مقیم ہین اور وہان کے لوگونکو دین اسلام کی دعوت کر رہے
ہین اور اپنے علم و لیاقت سے یہ ثابت کر رہے ہین کہ مذہب اسلام کے سوائی باقی
کل مذاہب باطل ہین یہ صاحب ان نئین فرقہ جنہا دست کی بڑی دلسوزی اور مقررہ سے
مقام قسطنطنیہ مین انہون نے مذہب کی تحقیقات شروع کی اور ایک متمول مسلمان
سے کئی سال بحث کرتے رہے جب انکو اپنی تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ دین
اسلام منجانب اللہ ہونیمین کچھ شک باقی نہین اور سوای اس راہ کی نجات
کا ذریعہ مستقل نہین تو کلمہ پڑہکر مسلمان ہوگئے اور اپنا دیرہ بنایا کہ مشرکون اور
بت پرستونکو دین حق کی دعوت کیجای چنانچہ یہ صاحب اب امریکہ مین مقیم
ہین اور اپنی استعداد خداداد سے وہانکی تمامی پادریونکو مرہم بناتی ہین اور
ہر سو دین اسلام کی دعوت مین سرگرم ہین فقط میسور اخبار نمبر ۴۵ جلد ۲-

غزل

مولوی محبت حسین صاحب خلف الرشید جناب مولوی الفت حسین صاحب مدرس دہلی دامت فیضہ

دیا اوٹھے ہی سلطان ہدایت کے — اب دیکھئے کیا ہوتے ہین سامان ہدایت کے
کیا داد رسالت دے کیا خوب نبوت کی — صدقہ مین شریعت کے قربان ہدایت کے
کیا خوب کیا تازہ یہ دین خلیل اللہ — موسیٰ کیطرح لائے فرمان ہدایت کے
اصلاح رہ حقین برباد کیا پہلے — آخر کو کئے قایم ارکان ہدایت کے
بیجا کیا وسواس مطلق نہ کیا کچھ پاس — ہین ہمسر تر بیجد احسان ہدایت کے
حسرت نہین کچھ باقی طاقت ہوئی سب طاقت — ہین دشمن جبر لیکن ارمان ہدایت کے
اہلام کی نہی طاقت ورنہ یہ کہان قدرت — کیا ڈھنگ بنا ہین سامان ہدایت کے

ہم نہایت ممنون و مشکور ہین اون عنایت فرماؤن کے
جنہون نے ذیل قیمت پر چہ منشور محمدی
عطا فرمایا

روپیہ آنہ پی

جناب نواب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان
صاحب بہادر دیولی - ۱۲ - ۹ - "
جناب سید حسین صاحب تحصیلدار (مصطفی باد) - - ۶ -
جناب قاضی محمد باقر صاحب
سب انسپکٹر بنارس - ۴ - ۲ - "
جناب مولوی محمد اشرفعلی صاحب
عرف سید عبد الفتاح بمبئی - ۴ - ۸ - "
جناب میرزا اصغر علی بیگ صاحب
پترول پرمٹ جالون - - ۴ - ۲ - "
جناب عبد اللطیف صاحب
ہیڈ ترانسلیٹر حیدرآباد دکن - ۸ - ۴ - "

بمقام معسکر بنگلور مطبع بحر الاسلام متعلق دفتر صاحب باہتمام محمد عبد المجید سکرٹری طبع شد

گل محمد سیت صاحب و جناب الیاس سیت صاحب و جناب
وکیل محمد حسین صاحب اور گوشت کے اجارہ دار جناب آدم صاحب
زمرۂ ہدایت کے مددگار ہون تو کیا بہتر بات ہی خدای قادر انکے
دلون کو زمرۂ ہدایت کی ترقی کے طرف مائل کرے آمین اور جو
لوگ ہدایت اسلام سے شرف اندوز ہوتے ہین منشور محمدی مین
طبع ہوا کرتا ہی گاہے گاہے زمرۂ ہدایت مین بھی کفار بداعتقاد
ہدایت و شرف اسلام کا پاتے ہین چنانچہ ماہ ذی الحجہ مورخہ پنجم روز
جمعہ زمرۂ ہدایت مین ایک شخص قوم مُلی جسکی عمر قریب تیس سال کے
ہوگی زمرۂ اسلام مین داخل ہوئے اور اپنے دل کو نور ایمان سے رونق
بخشے مجھ سے سائل ہوا بندہ اس سے پوچھا کہ تو کس سبب سے مسلمان
ہوتا ہی اگر تیرا ارادہ مسلمان ہونے سے پیٹ بھرنے کا ہی تو یہان عندو
بہت ہین اُن سے کچھ مانگ لے خدا چاہا تو مسلمانون سے بھی کچھ نہ کچھ تجھے ملیگا
اسلام لانے سے فقط حصول دولت عقبیٰ ہی دنیا مین ہر طرح کا
رنج والم ہی یہہ بات سنکر بولا حضرت مین بلہاری کا رہنے والا
ہون میرے بزرگان وہان شراب کے اجارہ دار ہین میرا قصد بھیک
مانگنے اور پیٹ بھرنے کا نہین میرا حال یہہ ہی کہ ایک شب مین خواب مین
کسی بزرگ کو دیکھا کہ انہون نے فرمائے کہ تجھہ مسلمان ہوجانا یہہ سنتے ہی
مین چونکہ بڑا دل بیقرار ہوا نہ دل گھر مین لگتا نہ دیول مین جب مسجد کے
طرف جاتا کچھ اطمینان ہوتا غرض ہفتہ عشرہ ایسا گذرا تو میرے خویش
و اقارب ہر وقت مسجد کے سمت میرا جانا دیکھکر خفا ہونے لگے دل مین
یہہ بات آئی کہ یہان سے نکل کر اور کہین چلے جاؤن ویسا ہی
ساری ملکیت و خویش و اقارب پر لعنت کرکے اپنے وطن کو چھوڑ
جہاز آیا ہون شرف اسلام حاصل ہوئے بعد اپنی محنت

و مشقت کرکے گذران کرون گا یہہ کلام اسکا سنکر مین نے جناب
میر مجلس زمرۂ ہدایت کے خدمت مین لیجاکر کلمہ تلقین کروایا نام عبدالرحمن
رکھا گیا۔ اب وہ شخص مسائل دینی تعلیم پاتا ہی۔ ماہ حال مورخہ دوازدہم
مین ایک عورت قوم کنجگر سے جسکی عمر بیس سال کی ہوگی مشرف باسلام
ہوئی اوسکا نام عائشہ بی رکھا گیا تیسرے دن احمد خان نامی سے
نکاح ہوگیا۔ اور ماہ حال مورخہ سیزدہم مین ایک شخص شیخ
کے قوم سے جو ہندؤن مین عمدہ قوم ہی بوقت عصر بندے کے پاس
آیا اور اسلام لانے کی درخواست کی بندہ اس بستی مین نیچے کے
ملک سے بسباب تجارت کا! یکرتا تھا سو جانتا تھا۔ پوچھا کہ
اسلام لانیکا کیا سبب ہے تب اوسنے جواب دیا کہ مین تجارت کا
اسباب لیکر جنگلو نمین کے قریون مین گیا تھا تپ اور ٹھنڈ کی شکایت سے
بیمار ہوگیا ہزار ہا علاج کروائے فائدہ نہ ہوا دل مین آیا کہ دیولونکو
تیرت کرون تو شاید طبیعت درست ہوجائیگی غرض بہت دیولونکی تیرت
کی طبیعت بحال ہونیکے عوض مرض بڑہتا چلا یہان تنگ خیال
آیا کہ کسیطرح مرجاؤن اور اس آفت سے چھوٹ جاؤن اسی خیال
مین تھا کہ ایک میرا آشنا قوم اہل اسلام سے وارد ہوا اوسسے
ملاقات ہوئی میرا حال دیکھکر بہت افسوس کیا اور کہا کہ تو صدق
دل سے ایمان لائے اور مشرف باسلام ہونیکا ارادہ کر دیکھہ پردہ غیب سے
کیا ظاہر ہوتا ہی جب میرا اعتقاد اسلام لانے پر ثابت ہوا تو
ہر روز مزاج مین فرحت اور دفع مرض ہونے لگا یہی سبب ہے
میرے اسلام لانیکا بندے نے اسی وقت جناب میر ممدوح صاحب
کے پاس لیجاکر مشرف باسلام کروایا امید کہ آئندہ بندہ کو
ارشاد ہو تو جو حال زمرۂ ہدایت مین گذرتا ہی اطلاع

دیا جاتا ہے - سنہ ۱۲۹۱ ماہ ذوالحجہ مورخہ چہارم

العبد سید امام سکرٹری زمرہ بدایت نیلگری

مسیح کے باپ کی بابت گفتگو

سمجھنا چاہیے کہ ان دلائل سے بزعم خود نصاری عیسی کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہین سو اول تو یہہ ہی کہ حضرت عیسی خدا کو باپ کہا کرتے تھے دوسری یہہ کہ حضرت عیسی کا ظاہر مین کوئی باپ تھا معہذا ایسے پیدا ہوئے تھے کہ اون کی پارسائی کی دھوم ہی اور ایسی اچھی اخلاق رکھتے تھے کہ سبکو معلوم ہی جس شخص مین خدا کے سے اخلاق ہون اور پھر بے باپ کے پیدا ہو بجز اسکے کہ خدا کا بیٹا ہوا اور کیا ہوا ان دلائل کو دیکھئے اور ایسے بڑے مطلب کا ثابت کرنا دیکھئے عاقل کے نزدیک تو یہہ اثبات ان دلائل سے پہلے کیا آسمان کا تنکی پر تھا منا ہی جناب من دلیل اول کا حال تو یہہ ہی کہ بجز انجیل کے کوئی سند نہین جس سے حضرت عیسی کا خدا کو باپ کہنا ثابت ہو ایسی محال اقوال کے ثابت کرنے کے لئے تو اگر ایسی خبر متواتر بھی ہوتی جیسی دنی کے ہونے کی خبر متواتر ہی تب بھی عقل کے نزدیک قابل تسلیم نہ تھی چہ جائیکہ وہ انجیل کہ جسکے حضرت عیسی تگ ایک بھی ایسی سلسلہ دار متصل روایت نہین تھی کہ جسکی راویونکی تعداد اور انکی نام ونشان اور انکی صدق وکذب اور عقل وفہم اور درستی حافظہ وغیرہ کا حال معلوم ہو گئے بار اس انجیل کا حال سابق مین اثبات توحید اور ابطال تثلیث مین بذریعہ مسی اخبار منشور محمدی ۲ کے چھپ کر شایع ہو چکا ہی حاجت تکرار نہین بالجملہ نصاری کے اقرار کے لحاظ سے اونکی انجیل قابل اعتماد نہین کیونکہ بہ ہزار سہو کاتب کے مقرر ہین اور آٹھ سات جگہ دیدہ ودانستہ تحریف کے قائل ہین جو وثیقہ کہ ایک جا سے مخدوش ہوتا ہی نصاری ہی کے قانون کے موافق دنیا کے چھوٹے چھوٹے دعوون مین قابل اعتماد نہین ہوتا نہ معلوم کہ پھر ایسی وثیقہ کو جو کہ بہ ہزار جگہ مخدوش کیا یعنی غلط ہو دین کے دعوی مین وہ بھی ایسا کچھ کہ لاکھہ دلیلین بھی اوس سے ثابت نہین کر سکتے کیونکر بید لیل عقل کے نزدیک باطل ہی کیون قابل قبول سمجھتے ہین ۱۰ بالفرض اگر تسلیم کرین کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے مقرر بعضے اوقات مین ایسے الفاظ کہے ہین کہ جنسے خدا کا اونکے نسبت باپ ہونا ثابت ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسے غریب قوم رعیت کی اپنے حاکمون کو اپنا مائی باپ کہا کرتے ہین اور یہہ اندیشہ نہین کرتے کہ کوی حاکمونکو ہمارا حقیقی باپ نہ سمجھ لے کیونکہ سارے جہان کا دستور ہی کہ بسا اوقات ایک لفظ بولتے ہین اور قراین کے بہروسے اوسکے اصلی معنے کو چھوڑ کر دوسرے ایسے معنی جو پہلے معنی سے مناسب ہون مراد لیا کرتے ہین یہی سبب ہے کہ اکثر ولید کو شیر یا رستم اور سخی کو حاتم اور سرکش کو فرعون بولتے ہین ظاہر ہی کہ ان سب صورتون مین اصلی معنے متروک ہین اور پھر کسی سمجھہ دار کو غلطی نہین پڑتی کیونکہ سب جانتے ہین کہ شیر درندہ جانور ہوتا ہی اور آدمی کو فقط دلیری کی وجہ سے شیر کہا ہی اسیطرح رعیت کے لوگ بھی یون سمجھکر کہ ہمارے حسب نسب کو سب جانتے ہین ہم کبھی اور حاکم کبھی حاکمونکو اپنا مان باپ کہدیتے ہین اور مربی کی مراد لیتے ہین اور اسی سبب سے باوجودیکہ حاکم اور محکوم مین اتحاد نوعی بھی ہی دونون کے دونون آخر بشر ہین کوئی اونکو اونکا باپ نہین سمجھتا اسیطرح حضرت عیسی علیہ السلام نے بھی یون سمجھکر کہ میری اور خدا تعالی کے درمیان تو اتحاد نوعی بھی نہین مین بندہ وہ خدا ایسی موقع مین اگر خدا کو باپ کہا تھا تو سوای مربی ہونے کے اور کوئی احتمال نہو گا اگر خدا کو اپنا باپ کہدیا تو کیا عجب - معہذا اور بہت سے الفاظ خدا کی نسبت سبکے محاورات مین ایسی بولے جاتے ہین کہ اونکی اصلی معنے

مراد نہین ہوے اور قرائن کی دلالت سے دوسرے معنی جو قریب
سے مناسب ہون مقصود ہوتے ہین سارا عالم خدا کو بادشاہ
کہتا ہی اس لفظ کے معنے نے خدا کے نام کے ساتھ لگائے اگر زبان دان
سے جاکر پوچھئے تو سب بالاتفاق یون ہی کہینگے کہ ابنا جنس مین
سب سے بڑے حاکم کو کہتے ہین اب غور کیجئے کہ خدا کسیکے ابنای جنس
مین سے ہی علی ہذا القیاس اپنے آپ کو غلام کہنا اور خدا تعالے
کو مولا اور اپنے آپکو رعیت اور خدا تعالی کو حاکم قرار دینا اب دوسرے
دلیل کے حال سنئے جناب من یہ دلیل ہرچند اس قابل نہین کہ
اسکے جواب کی طرف متوجہ ہوجئے اس موقع مین بھی کہنا مناسب
ہی کہ ع جواب جاہلان باشد خموشی مگر چونکہ اس مذہب
والونکی طرف دانشمندی کا بھی گمان ہی ناچار کچھ گزارش
کرنا پڑا اگرچہ دانشمندی کے شبہہ کا جواب سابق معروض
ہوچکا سو اب سنئی کہ بالفرض تسلیم اس بات کے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
بے باپ کے پیدا ہوے ہین اور یہود مردود کا قول غلط ہی بہل
تو عقل کے نزدیک خدا کی قدرت سے کچھ محال نہین اگر کسی بشر کو
بے باپ کے یا بے ماں کے یا بے ماں باپ دونون کے پیدا کردی
آخر زمین آسمان چاند سورج ستارے اربعہ عناصر سب بے ماں باپ کے
پیدا کیے ہوے ہین دوسری یہہ کہ اگر بالفاظ خاطر نصاری ہم
تسلیم بھی کرین کہ کوئی بے باپ کے نہین ہوسکتا سو جس صورت مین حضرت
عیسی علیہ السلام بے باپ پیدا ہوے تو حضرت آدم علیہ السلام
جو انکے نزدیک بے ماں باپ کے دونون کے پیدا ہوے ہین
یا جو کوئی ابوالبشر ہو بلکہ اول فرد سب حیوانات کے ہین خدا
ہونگے بالجملہ وہ خیالات جو منشا غلطی نصاری مین یا وہ اوہام
جو باعث غلط فہمی ہنود ہین عاقلون کے نزدیک اونکا دلیل ہونا
تو درکنار رتبہ قرائن کو بھی نہین پہونچتے حالانکہ دلیل دعوی ایسی
چاہیے جسمین خلاف دعوی کے کسی احتمال کی گنجایش نہو اور اگر فرض
کرو یہہ خیالات واہیات کسی نہ انصاف کے نزدیک اس خیال
محال کے لئے کسی درجہ کی قوی یا ضعیف دلیل ہوسکتے ہین تو اونکی پیشوایون
کے بشریت کی ہزارون دلیلین ہین اور وہ بھی ایسے ایسے کہ جسکا جواب
نہین سو دونون کو برابر رکھہ کر تولئے کہ کون زیادہ اور کون کم ہی
القصہ فقط خوارق عادات کی وجہ سے کہ فی الجملہ مؤید قدرت پر جو
خدائی کو لازم ہی دلالت کرتی ہی ان بزرگون کی خدائی تو ثابت
ہو جا حالانکہ بسا اوقات وہ چیز کہ کسیکو لازم ہوتی ہی دوسری
چیزون مین بھی پای جاتی ہی حرارت آفتاب کو لازم ہی اور آگ
مین بھی موجود ہی سو ایسی بھی اگر اسقدر قدرت خدا کی دی ہوئی کسی بشر
مین بھی ہو تو کیا عجب ہی مگر تماشا تو یہہ ہی کہ صورت شکل بھوک پیاس
پاخانہ پیشاب رنج وراحت صحت مرض موت حیات وغیرہ سے جو
بشر کو لازم ہین اور خدا مین ممتنع بشریت ثابت نہو بالجملہ اس قسم کا
ارتباط کسی بشر صورت کو یا غیر بشر کو خدا کے ساتھ نہین ہوسکتا ہان
اگر ہنودیون کہین کہ ہمارے پیشوا نائبان خدا تھے اور نائب حاکم کو
بسا اوقات مجازا حاکم کہدیا کرتے ہین ہم نصاری یون تاویل کرین
کہ حضرت عیسی محبوب خدا تھے اور محبوب کو بیشتر فرزند کہدیتے ہین
سو ہمنے بھی اگر ایسا کیا تو کیا گناہ ہی تو اس صورت مین اول تو وہ
اونکی بشریت کے قائل ہوگئے اور ہم کو اس جگہہ فقط اتنی بات
سے غرض تھی دوسری یہہ کہ مجازی معنے مراد لیے جبھی تگ چاہیئن
کہ سننے والے دھوکا نہ کھائین اسلئے قرائن کی ضرورت ہوتی ہی نہین تو

جو فیض بول چال سے ہوتی ہی جنے اپنے جی کی بات دوسرے کو
سمجھا دینی وہ حاصل ہوگی اگر کوئی کسیکی دلیری کے اظہار کے لئے اسکو
شیر کہے کہ سننے والا یون سمجھے کہ یہ واقعی شیر درندہ ہی کا بیان ہی تو
اس صورت مین گویا کے جی کی بات کو غلط نہین سمجھا اوسکی قول کو اور ان
الفاظ کو غلط ہی گنیگے الغرض کلام گفتگو مطلب سمجھانے کے لئے ہوتی
ہی اور جو یہہ بات حاصل نہو بلکہ کوئی اولٹا سمجھ جای تو پھر ایسی مثال
ہی جیسے کوئی بہر اکسیکی عیادت کو گیا اور پوچھا کیا حال ہی ازبسکہ
وہ بیمار شدید بیمار تھا بولا مرتا ہون چونکہ اکثر دستور ہی کہ بیمار پرسی
کیوقت اکثر یون ہی کہا کرتے ہین کہ شکر ہی یا اچھا ہون بہر ہمسیان بھی یون
سمجھ گئے کہ یون کہا ہوگا کہ اچھا ہون یہہ سمجھ کر بولے الحمدللہ پھر پوچھا
معالج کون ہے وہ جل کر بولا ملک الموت یہہ یون سمجھ کر کہ کسی حکیم کا
نام لیا ہوگا تسلی کے لئے کہنے لگے کہ بہت حاذق ہین اونکو خدا نے
دست شفا عنایت کیا ہی بعد ازان پوچھا کہ نسخہ کیا تجویز کیا وہ
اور بھی سوختہ ہوکر بولا کہ موت تجویز کی ہی اونہون نے پھر تسکین کے لئے
کہا کہ بہت مناسب ہے تو جیسے اس مثال مین کہنے والے نے کچھ کہا تھا پر
سمجھنے والے اولٹی سمجھ کر بھلا کرتے برا کرای اور خوش کہنیکے موقع مین
ناخوش ایسے ہی باب یہود اور نصاری سے سری رام اور گہنیاجی
اور حضرت عیسی کی نسبت خدا یا خدا کا بیٹا ہونا سنکر کوی موافق مخالف
معنے مجازی نہین سمجھتا چنانچہ سب جانتے ہین اور ایسا نہوتا تو ہر
احمر کو اس رد و کد کی کیون حاجت پڑتی اسلئے یون سمجھ مین آتا ہی
کہ عقاید اور لین دین کے معاملات مین ایسی استعارات و کنایات مناسب
نہین کہ اس سے اکثر خرابی پیش آتی ہی با این ہمہ ان مواقع مین اگر کوئی
دہوکا بھی نکھاتا اور گوان بزرگوان کو خدا یا خدا کا بیٹا ہی کہتے
پر سب کو بشر مقرب اور محبوب ہی سمجھتے تب بھی ان الفاظ کا استعمال
تا زیبا تھا جیسی مرد عورت کو اظہار محبت اور دلداری کیواسطے بانکی
دین کے باعث بہن بھائی کہہ بیا کرتے ہین پر خاوند جورو کو یا جورو
خاوند کو بہن بھائی کہنے لگے گو تیسرا آدمی مطلب سمجھ ہی جاے پر فرمای تو
سہی کیا خوب ہوگا جب یہان تو باوجود اسباب کے کہ جورو
خاوند دینی بہن بھائی اور محبوب محب یکدگر ہوتے ہین کہ فقط اس سبب سے
بہن بھائی اور جورو خاوند کے رشتہ مین کچھ مناسبت بین ان الفاظ
کا بولنا نامناسب ٹھہرا اور موجب مضحکہ گنا گیا کسی بشر کو خدا یا فرزند
خدا کہنا باوجودیکہ خدای یا فرزندی خدا اور بندگی مین زوجیت اور
برادری سے بھی زیادہ تخالف ہی کیونکر روا ہوگا بلکہ واقع مین باعث
استحقاق طرفین اور موجب اہانت خدا اور تذلیل مقربان خدا کا ہوگا
ہان اگر معنی حقیقی اور معنی مجازی ایسے تخالف مین مجتمع نہوسکین اور مثل
زوجیت اور برادری دینی اور فرزندی اور محبوبیت کے لازم ملزوم
نہو جس سے توہم معنی حقیقی کا ہوسکے تو البتہ کچھ مضایقہ نہین معلوم ہوتا سو حضرت
عیسی نے اگر بالفرض بغرض محال ایسا لفظ کہا بھی ہو جس سے خدا کے باپ
ہونیکا توہم ہوتا ہو اور اوس لفظ کے اونکی زبان مین اور کوئی معنے بھی
نہو تو اپنے تئین محبوب اور خدا کو محب سمجھ کر انکہا ہوگا - باقی آئندہ

راقم میرزا موحد -

پادریون کی متلاشی بقیہ نمبر ۲

نقل ہی کہ ایک رئیس اعظم متلاشی نے بنام نہاد پادریون سے اصطباغ
پایا مگر وہ اصطباغ ایسا کہ موسی نکلی اور خدا پڑہے) ایک انگریز کی
لڑکی سے اپنے شادی کا ٹیک ٹھاک کیا اب بعضی پادریون کو

اونکے نکاح مین تامل ہوا کیونکہ ظاہر سر و سامان اوس رئیس کا اپنے
ہمقوم کے مانند تھا اور محض زبانی عیسائی تھے وہ جو ہم اوپر لکھ
آئے ہین کہ زر بر سر فولاد بھی نرم شود - ایک پادری نے اون کی
شادی کر دینے کا وعدہ کیا اور چونکہ پادری اون کی شادی پر مشتبہ تھے
اون کے اعتراضون کو بآسانی رفع کر دیا اور کہا کہ اگرچہ اوس کا مشرب
عیسائی لڑکی سے علیحدہ ہو تو کچھ مضایقہ نہین ہی کیونکہ یہہ تو نہایت
عمدہ اور مطلب کی بات ہی کہ اگر ہم مین اور اون ہندو اور مسلمانون
مین ناطہ و شادی کا سلسلہ جنبان ہو جاوی تو بہت خوب ہو کیا باعث
جیسے لڑکی دینی اور لینی یہہ دونون برابر ہی اور یہہ بات بھی مشہور ہے
کہ جو میان کا مذہب سو بی بی کا مذہب اور جو بی بی کا مذہب سو
میان کا مذہب ہوا کرتا ہی - القصہ اوس پادری نے عیسائی لڑکی
سے اوس رئیس کا نکاح کر دیا اور اپنا مشن سے تعلق قطع کر کے اونکی
ریاست مین اپنا نیا مشن جا جما یا آگے رئیس صاحب نے اپنے وعدہ کے موافق
اونہین اپنا مصاحب تصور کیا کچھ دنون پادری کی اوس ریاست مین خوب
دال گلی آخر کار جب رئیس کے دل مین ترنگ آئی تو پادری کو اپنے ریاست
سے خارج کر دیا اور لیڈی کو بھی نکالدیا اور مشن کی بھی بیخ کنی کی اور
گرجا جو تعمیر ہوتا تھا وہ محض ڈانچا سا رہگیا اور مشنریون کا ڈیہر بگڑ
گیا ہر چند اوس پادری اور لیڈی نے واویلا کیا پر اونکی ایک نہ سنی
سچ ہی از نہاد طبع بادشاہان پرہیز باید بود - حضرت من اور سنئے
بعضی امیر متلاشی محض دل لگی کے لئے کبھی کبھی پادریون کے یہان
پھونک مار کر متلاشی بنام کہلاتے ہین اور اونکے ساتھ بحث و
تقریر کا بازار گرم رکھتے ہین جسطرح اپنے برہمنون کی خدمت کرتے ہین
اوسیطرح اوس پادری کو بھی کہ جس سے اونکی دل لگی ہی زر و مال سے

سلوک کرتے ہین اور ہمیشہ اوسکو اپنے مصاحبت مین رکھتے ہین اور اونکی نکتہ چینی
سے اپنا نام غلط کرتے ہین پادری نے سمجھا کہ بازار مین مارے مارے پھرنا اور
منادی سے ذلت و خواری کا دکھ سہنا سراسر نحوست ایام کا
نشان ہی اوس بازاری گفتگو اور وعظ سے اس رئیس کے مصاحبت
لاکھہ درجہ بہتر ہی - بیشک کیون بہتر نہو کہ جس کے بدولت یہہ ثروت
اور جاہ و نصیب ہوتی ہی اور آئندہ روز افزون کی توقع ہی -
المختصر افسوس ہی اون ہندوستانیون پر کہ جنہون نے اپنی ہمت عالی کو ہار کر
اور دنیاوی رسوائی کا طعنہ سہنا سہکر ایک غریب بیچارے پادری کے
درپی ہوتے ہین اور اتنا بھی نہین سمجھتے کہ یہہ سلطنت انگلشیہ ہی یہان
کسی دیوتی اور اوتار اور پادری کی حکمت کارگر نہین ہوتی بہتر ہی کہ وہ
صاحبان کوئی دانا انگریز یا ہندوستانی قانون دان کو اپنا
وکیل بنا کر اپنے مقدمہ کے روداد کو بنایا کرین اور اونکے معرفت
عدالتون مین معاملات کو طے کرین ہان جو شطبعی اور دو گھڑی شغل
کے لئے وہ شغل کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی کیا کرین تو کچھ مضایقہ نہین ہے
مگر جہان تک ہو سکے اپنے مذہبی مسائل سے بھی آگاہی بہم پہونچائین ایسا
نہو کہ پادری صاحب یا وہ عیسائی کہ جو اونکا یار غار بنا ہوا ہی
وہ اونکو اپنے مذہب کی بات سنا کر اپنے طرف کھینچ لی - اور
پادریون کو بھی لازم ہی کہ ایسے متلاشیون سے کہ جنکا ذکر ابھی ختم
ہوا ہی اونکی صحبت سے پرہیز کرین - اور یہہ ہم نہین کہتے کہ یہہ
دو تین بھی پادریون کا ہی نہین صاحب یہہ ارشاد صحیح نہین اکثر
بے طمع پادری بھی ہونگے جو ہمارے دیکھنے سننے مین نہین آئے شاید
ہمارے کسی حریف نے وہ پادری کو دیکھے نہونگے - باقی آئندہ

میرزا موحد

یک نشد دو شد

جواب نور افشان

واضح ہو کہ بہت دنون سے صاحب قاسم الاخبار اور صاحب ناصر الاخبار کی چپیڑ چہاڑ شروع تھی مگر ان دنون حد اعتدال سے گزر گئی کہ جس سے ناظرین اخبارات کو نہایت قلق ہوا۔ آج جو اخبار نور افشان نمبر ۵۲ جلد ۲ میری نظر سے گزرا تو اور ہی نیا گل کھلا ہوا معلوم ہوا پہلے تو ہم سمجھتے تھے کہ صاحب نور افشان تعصب کو آٹی مین نمک کیطرح استعمال کرتے ہین اب معلوم ہوگیا کہ وہ تعصب کا نمک دان ہاتھ مین رکھتے ہین اور ایسی داؤ گھات مین بیٹھے رہتے ہین کہ جہان کہین ہندو مسلمانون مین آپسمین نفاق کا زخم اونہین دکھائی دیا وہین جھٹ پٹ آنکہین بند کئے ہوئے تعصب کا نمک وہان چھڑکنے لگتے ہین۔ تو اب فرمائیے ایسے ہمدرد اور خیر خواہ ہند اور مہذب اور تعلیم یافتہ اور ناصح اور صاحب اخبار تو پین جامع جمیع اوصاف کے قول و فعل کے خوبیان کا بیان ہمسے کہان تک ادا ہو سکتا ہی اب ہم صاحب موصوف سے چند باتین دریافت کیا چاہتے ہین سو اونکا جواب اونہین ضرور لکھنا ہوگا (۱) یہہ کہ اس تحریر سے اونکا مدعا سوا التعصب اور رسوائی فریقین ہے یا نہین اگر بالفرض نہین ہی تو وہ ثالث بالخیر کیونکر بنے ہین اور اونہون نے بعد چار پانچ الفاظ کے وہ افترا پہتان تہمت بغیر دریافت حال محض ضمیمہ ناصر الاخبار پر بھروسا کرکے کیون اپنے اخبار ضلالت آثار مین لکھ مارا کہ جس سے اپنا تعصب خاصہ کر دکھایا۔ کیا وہ اس بات کو بھول گئے کہ یہہ صاحب تو آپسمین دست بگریبان مدت سے ہو رہے ہین اور اونکے دعوی کی بنیاد محض ہوا پر ہی اور امر متنازعہ فیہ یہہ ہی کہ اپنے اپنے اخبار کے خویون کے مداح ہین جیسے کہ ایکمرتبہ کسی زمانہ مین دس بیس زمیندار کنوار کی سر سے عقل گدھے کے سینگون کیطرح اوڑی ہوئی تھی کسی تکیہ مین بیٹھے ہوئے اپنے اپنے گانو کی تعریف کر رہے تھے ایکشخص کہتا تھا کہ ہمارا گانو تمہارے گانو سے بہت بڑا ہی دوسرا بھی یہی دعوی تھا کہ نہین تم جھوٹ بکتے ہو ہمارا گانو تمہارے گانو سے ازحد پرقضا اور عمدہ ہی آخرکار اس مبالغہ کے نوبت زد و کوب تک پہنچی اور خوب طرح جوتیون مین دال بٹنے لگی اور لاٹھی سونٹون سے ہر ایک کے دماغ کی زمین اور گانو کی خوبی ناپی گئی قصہ کوتاہ پانچ چار آدمی ہلاک ہوئے کچھ مجروح حاکم وقت کے پیش ہوئی بنای فساد سنکر حاکم بھی خوش ہوا اور سننے والے سب لوگ اونکی عقل پر خوش ہوکر ہنستے ہین چونکہ آپ ایسی دانا ہوکر پھر آپنے اپنے اخبار مین یہہ جھگڑا عبث تحریر کیا اسلئے باعث افسوس ہمین یہہ کلمات آپ کو سنانی پڑی تاکہ آئندہ آپ کو لحاظ رہے۔ کیا آپ نہین جانتے کہ صاحب ناصر الاخبار اور صاحب قاسم الاخبار کا فرق مشرق و مغرب کا ہی یہہ سب گل کاریان جو طرفین سے اپنا رنگ دکھا رہے ہین محض ایک دوسری کے دشمنون کے دلون کے بخار ہین ورنہ کون ایک دوسرے کے سوانح عمری سے آگاہ ہی۔ (۲) یہان تک تو ہم آپ کے منصفانہ رائی اور تحریر پر صاد کرتے ہین اور ہزارون مین تعریف کرتے ہین وہ یہہ ہی **قولہ** ان دنون بعض ایڈیٹر ان اخبار حضوصاً صاحب قاسم الاخبار و ناصر الاخبار کچھ عرصے سے باہم سخت کلامی مین جو شان و قلاع نگاری کی ہیت بعیدہ معروف ہو رہے ہین چنانچہ قاسم الاخبار مین صاحب ناصر الاخبار کے حق مین اکثر کلمات ناشایستہ و نامہذبانہ درج ہوئے جسپر ضمیمہ ناصر الاخبار مطبوعہ ۱۵ دسمبر مین ان باتون کا جواب ان سے بھی بڑھکر

براہ فاطر کی بیتر کی مین لکھا گیا یہہ تحریر درست ہی تو اسکا اظہار صاحب
نام الانبا پر فرض تھا لیکن اس فرض کے پورا کرنے کے لئے سخت
کلامی اور تحریرات ناملایم اور بیہودہ بازاری کی کچھہ بھی ضرورت تھی
کچھہ شک نہین کہ ایسی باتون سے لوگ اپنی خواہش کے جو اخبارات کیطرف
نفرت سے بدل دالین انتہی اور باقی متن کی عبارت مین اپکا تعصب ظاہر
ہوتا ہی کہ جسکی باعث آپ کی قلم نگاری پر حرف آتا ہی کیونکہ اوس
معاملہ مین آپ صاحب نامر الاخبار کے ہمزبان ہوتے ہین اور آپ کی اس
عبارت متعصبانہ کے بدولت بانیان منشور محمدی کو اطلاع ہوئی
ورنہ صاحب نامر الاخبار نے یا اون کے کسی دانا خیر خواہ نے مصلحت وقت
دیکھکر وہ ضمیمہ بنگلور کیطرف روانہ نہین کیا اب آپ پر وہ مثل فارسی
جو پوستان مین لکھی گئی ہی صادق آتی ہی کہ کسی نے کسیکو تیر مارا تھا
وہ اوس کو لگا نہ تھا اتنی مین ایک شخص نے وہ تیر اوٹھاکر اوس کو دکھایا
اور کہا کہ فلانی نے تمہارے طرف شست کرکے یہہ تیر چلایا تھا وہ شخص دانا
تھا ہنسکر بولا کہ مین نے اوسکو دیکھا نہین اور نہ مجکو اوس تیر سے کچھہ صدمہ
پہنچا ہی پس حقیقت مین یہہ تیر تمنے مجھی لگایا ہی اور پس کیون جی آپ تو
خوب جو شنجری اپنی ناظرین اخبار کو سنانی لگے کہ دیکھو بانی
منشور محمدی کا یہہ حال ہی مگر افسوس جو اتہام آپنے نقل کیا اگر آپ
اوسکا اصل حال دریافت کیا چاہتے تو وہ شئی اصل مین آپ کے
ہمقوم صاحبون مین کثرت سے آپ کو ملتی اور پس آپ خوب دل کھولکر
سچ کو کانچ نہین سمجھکر اپنے اخبار کے اوراق زرافشان کرتے۔
اور ذرا گریبان مین مونہہ ڈال کر دیکھتے کہ اس شئی کا تو دور دورہ
کسکے قوم مین زیادہ ہو رہا ہی تو پس بیتر ہو کا بقول عیسی علیہ السلام
متی کی انجیل ۷ باب ۵ ورس ای ریاکار پہلے شہتیر کو اپنے
آنکھ سے نکال تب تنکی کو اپنے بھائی کی آنکھ سے بھی طرح دیکھہ سکے
نکال سکیگا الخ۔ کیا جناب مسیح علیہ السلام کی یہی تعلیم ہی کہ جسپر عیب
کرتے ہین اور لوگون کی عیب تلاش کرکے بذریعہ اخبار عوام الناس
کو سناتی ہو۔ ماشاء اللہ کیا کہنا ہی۔ (۳) اگر آپ ایسی ہی راستباز
اور راست گو ہین کہ اپنے بھائیون کے بھی عیب پوشی سے بہ تقاضا راستی
آپ کو نفرت ہی تو پھر کیون اپنے بھائیون کے جو آپکے ہمقوم اور ہم
نوالہ و ہم پیالہ ہین اخبارات سے اسیطرح چن چن کر حالات تہمت بانہ
اور شراب خواری کا دور کسواسطے نہین لکھتے کیا آپ کے پاس انگلستان
کے اخبارات نہین آتے یا آپ دیدہ و دانستہ بباعث حرارت مذہبی
طرفداری کو کام مین لاتے ہین یا بسبب کمزوری کے اپنے دلیر بھائیون
پر ایسے حملے نہین کرسکتے خیر اور نہین تو ہندوستانی اخبار خیر خواہ
عالم دہلی تو آپ کے بان مبادلہ مین آتا ہی ذرا اوسکی پرچہ نمبر ۳۶
جلد ۳ کو دیکھئی کہ نیوز آف دی ورلڈ نمبر ۱۶۲۵ مکتوبہ ۱۵ نومبر
مین رقم ہی کہ لنڈن مین ۱۸۷۳ع مین بجرم شراب خواری و بدمستی
ایک لاکھہ بیاسی ہزار نوسو اکتالیس آدمی ماخوذ عدالت ہوئے نقشہ
سرکاری سے معلوم ہوا کہ اس تعداد مین عورتین بہت ہین انگلستان
کی عورتون مین شراب خواری کی ترقی ہی الخ۔ کیون صاحب ۱۸۷۳ع
کی شراب خواری کا نقشہ ہمنے آپ کو بتا دیا ہی اگر آپ ایسے ہی بے تعصب
اور بے ریا آدمی ہین تو ۱۸۷۴ع کا نقشہ شراب خواری کا دریافت
کرکے اپنے اخبار مین آپ لکھین تو بیشک ہم بھی آپ کی راست بیانی کے
قائل ہو جائینگے۔ اور باقی کا الزام جو بانی منشور محمدی پر بطور اتہام
ہی وہ اتہام معہ جواب قول فیصل مین لکھا گیا ہی جو عنقریب آپ کے
بھی مطالعہ مین آئیگا آئندہ کو آپ بے ریا ہو کر لکھا کرینگے تو یہہ

دین آپ کے خواب و خیال میں شادیں کے فقہ

از قلم ایم ایم مرزا للہ مر

نکاح بیوگان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ نور مین حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی - ترجمہ تم اپنے
بیوہ عورتون کا نکاح کردو اور اپنے نیک مردون اور لونڈی غلامو
کا بیاہ کرو اگر وہ فقیر و محتاج بھی ہونگے تو خدا تعالی اپنے کرم سے اونکو غنی
کردیگا - کیونکہ وہ پاک پروردگار فراغت دینے والا و عالم ہی -
سورۂ بقر مین ہی - ترجمہ - اور جب تم عورتونکو طلاق دو -
اور وہ عدۃ پورا کرچکین تو اونکو دوسرے نکاح سے منع نکرو جبان
وہ اچھی طرح راضی ہون نکاح کرین - یہہ حکم اونکو ہی جو خدا و قیامت
کا اعتقاد رکھتے ہین - یہہ حکم تمہارے لئے عمدہ ہی - تم نادان اور
اللہ دانا ہی - (۳) سورۂ بقر - ترجمہ ایہ - جو لوگ تم مین سے
مرین اور جوروین رانڈین چھوڑ جاوین تو وہ بے بیان دس دن
چار مہینے انتظار کرین حسب ت عدۃ کزر جاوے تو نکاح ثانی کردینے
مین کچھہ مضایقہ نہین - ای مومنین فقطان تین ہی آیتونکا مطلب سمجھ
لوکہ خدای تعالی بار بار نکاح ثانی کے لئے فرماتا ہی حدیثین ملا کلینی جز
نے ابن ابی یعقوب سے اور اسنے جناب صادق ع سے روایت
کی ہی کہ جناب سرور کائنات نے عورتونکو منقطع و معطل رہنے سے
منع فرمایا یعنی مستورات کو بے شوہر نہ رہنا چاہئے - اور کتاب
کافی مین حضرت صادق ع سے منقول ہی کہ ایک عورت جناب
رسالتمآب کے خدمت بابرکت مین آئی اور عرض کیا کہ یا حضرت
خاوند کا حق بیبی پر کیا ہی جواب پایا کہ خاوند کو چاہئے کہ بیوی

کو بھوکا ننگا نرکھی - اور جو کوئی خطا بی سے چشم پوشی سے معاف کردی
عورت بولی اس سے سوا کیا کوئی اور حق زوجہ کا شوہر پر نہین -
ارشاد ہوا کہ بس تو بیٹھ رہو - یہہ سنکر وہ عورت پھر گئی اور کہا
کہ قسم ہی خدا کی مین خصم نکرونگی - حضرت نے فرمایا بیٹھ رہو
حیض سے پاک ہوئی تو آپنے فرمایا کہ وہ عورت عقیقہ ہی جو نکاح کرے
اب نیک بیبیونکا حال سنو پہلے حضرت خدیجہ الکبری جناب
فاطمہ کے والدہ شریفہ اور رسول خدا کی مادر گرامی قدر جناب
رحمت عالمین کی بیبی اور پیاری بی بی جو پہلے پہل ایمان لائین - پادری
سیل صاحب لکھتا ہی کہ جب محمد صاحب نے وحی کے آنیکا سبب جلال اپنی
بی بی خدیجہ سے کہا کہ فرشتہ جبرئیل کوہ حرا پر میرے پاس یون آئے
تو خدیجہ رض نے یہہ اپنے ماموں ورقہ بن نوفل سے (جو عالم توراۃ و انجیل تھا)
بیان کیا تو اوسنے خدیجہ سے کہا کہ ضرور یہہ فرشتہ وہی ناموس
اکبر ہی جو موسی پر اترا تھا عرض خدیجہ بنت خاطمہ بنت زاید
جو قبیلہ جلیلہ بنی عامر سے ہین اور نسب انکا آنحضرت سے اوپر جاکر ملتا ہے
انہون نے تین ۳ نکاح کئے حالانکہ زمانہ جاہلیت مین انکا لقب طاہر تھا
ایسے پرہیزگار و صاحب عصمت تھین - اور سنی و شیعہ کے کتابون مین
بڑے بڑے مدارج اونکے مفصل لکھے ہوئے ہین چنانچہ حیات القلوب
مین ملا مجلسی فرماتے ہین کہ جب جناب خدیجہ الکبری کے وفات ہوئی
تو حضرت فاطمہ سر گرد پھرتی تھین اور فرماتی تھین کہ ای پدر بزرگوار
میری والدہ کہان ہین جبرئیل نے آکر کہا کہ یا رسول اللہ پروردگار
نے فرمایا ہی کہ فاطمہ سے میرا سلام کہو کہ تیری ماں سونے کے گھر مین
جسکے ستون یاقوت سرخ کے ہین ارام کرتے ہین - کتاب کشف الغمہ مین
لکھا ہی کہ پہلا نکاح خدیجہ الکبری علیہا السلام کا عتیق بن عائذ مخزومی سے ہوا